حسن انتخاب

تفسیر قرآن سے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ!

درج ذیل سطور مولانا اخلاق حسین قاسمی کی تالیف "محاسن موضح القرآن" سے ماخوذ ہیں۔ اس کتاب پر تبصرہ ماہ اگست کے "حکمتِ قرآن" میں شائع کیا گیا تھا۔ ان سطور میں فاضل مصنف نے مولانا مناظر احسن گیلانی کے حوالے سے تفسیر قرآن کے موضوع پر حضرت مولانا سید انور شاہ کاشمیری رح کی تحقیق کو نقل کیا ہے۔ جسے قارئین "حکمتِ قرآن" کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔ - ادارہ

قرآن کریم کی تفسیر کے سلسلہ میں روایات و آثار کا جو ذخیرہ متاخرین علما کے ہاتھوں میں پہنچا ہے اس کا زیادہ تر حصہ غیر مستند ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کریم کی سب سے زیادہ معتبر اور صحیح تفسیر وہی ہو سکتی ہے جو آپ ﷺ سے براہِ راست علم حاصل کرنے والے حضرات صحابہ کرام سے روایت کی گئی ہو لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ تفسیر قرآن کے لئے حدیث و اثر کے نام سے ہر قسم کی جعلی اور موضوع باتوں کو تسلیم کر لیا جائے۔

علامہ سیوطی نے اتقان میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے

قال احمد ثلاثة كتب ليس	تین کتابیں حدیث کی ایسی ہیں جن کی اصل
لها اصل التفسير والملاحم	نہیں تفسیری روایت پیش گوئیوں اور
والمغازی (ج ۲، ص۵۳۸)	غزوات سے متعلق واقعات و اقوال

پھر سیوطی نے اپنی رائے ان لفظوں میں دی ہے:

اصل المرفوع منه فی غایة القلة (ج ۲، صـ۱۸۲)

ایسی روایات جو براہِ راست حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحت کے ساتھ منقول ہوں تفسیر کے سلسلہ میں بہت کم ہیں۔

روایات کے بعد آثارِ صحابہؓ کا درجہ ہے اور ان میں خاص طور پر حضرت ابن عباسؓ کے اقوال زیادہ مشہور رہیں۔ ان کے متعلق سیوطی محققین علماء کا فیصلہ نقل کرتے ہیں:۔

وھذہ التفاسیر الطوال التی اسندوھا الی ابن عباس غیر مرضیة و رواتھا مجاھیل (صـ ۵۵۳)

یہ لمبی لمبی تفسیری روایتیں جو ابن عباس کی طرف منسوب ہیں سب غیر پسندیدہ ہیں سند کے لحاظ سے اور ان کے راوی مجہول اور نامعلوم اشخاص ہیں۔

امام شافعیؒ نے جب اقوالِ ابن عباسؓ پر تحقیقی اور تنقیدی نظر ڈالی تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے:۔

لم یثبت عن ابن عباس فی التفسیر الاشبه مائة حدیث (صـ۵۵۱)

تقریباً سو روایتوں کے سوا حضرت ابن عباسؓ کی طرف منسوب اقوال صحیح ثابت نہیں ہوسکے۔

اس مسئلہ کی وضاحت مولانا مناظر احسن گیلانی صاحب نے حضرت مولانا سید محمد انور صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے:

"احادیث کے سب سے معتبر اور صحیح مجموعے بخاری شریف میں تفسیری روایات کا حصہ دوسری قسم کی احادیث کے مقابلہ میں بہت کم ہے اور اس میں بھی امام بخاری رحؒ نے منقول روایات سے زیادہ قرآن کریم کی لغوی تشریح پر زیادہ توجہ دی ہے۔

اس تشریح کے متعلق امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے شارح حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ امام نے اس تشریح میں ابو عبیدہ معمر ابن المثنٰی کی کتاب "مجاز القرآن" پر زیادہ بھروسہ کیا ہے۔

اور حضرت شاہ صاحبؒ کی تحقیق یہ تھی کہ:

"لم یعرج الی النقد اصلا"

امام بخاریؒ نے معمر کے اقوال تنقید کے بغیر اپنی کتاب میں نقل کر دیئے ہیں، اسی لئے ابن المثنٰی کی کتاب میں جو نقص پائے جاتے ہیں وہ کوتاہیاں صحیح بخاری میں کتاب التفسیر میں باقی رہ گئی ہیں۔

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، بخاری میں جو تفسیری اقوال پائے جاتے ہیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ محض ان کے ناقل ہیں، یہ سمجھنا غلط ہے کہ امام بخاری رح کا فیصلہ بھی یہی ہے (ص ۱۲۲، حیات انور بحوالہ فیض الباری)

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فیصلہ تھا کہ تفسیر قرآن کے [illegible] مسلک صحیح ہے کہ جب تک کسی آیت کی تفسیر کے لئے کوئی روایت نہ [illegible] تفسیر نہیں اور نہ یہ آزاد روی درست ہے کہ سلف صالحین کے مستند [illegible] عربی اور سیاق وسباق قرآنی سے بالکل بے نیاز ہو کر قرآن کریم کی من [illegible] کی جائے، بلکہ تفسیر کے صحیح طریقہ کی وضاحت کرتے ہوئے شاہ صاحب رح [illegible]

من حجر على العلماء ان لا يبرزوا	علماء کو اس بات سے کہ [illegible]
معاني الكتب بعد الامعان في	کہ وہ کتاب الٰہی کے مطالب بیان کریں
السباق والنظر الى حقائق الالفاظ	اس طرح کہ ان کے سامنے سیاق وسباق
المراعية لعقائد السلف	ہو، الفاظ قرآنی کے حقائق [illegible]

اور مرادی مفہوم، ہو اور ساتھ ہی سلف صالحین کے مسلّمہ تصورات وعقائد کی رعایت ملحوظ رہے۔

اس کے بعد شاہ صاحب رح فرماتے ہیں۔

بل ذٰلك حظهم من الكتب فانهم	بلکہ کتاب الٰہی میں علماء کا درحقیقت
هم الذين ينظرون في عجائبه	یہی حصہ ہے کہ وہ اس کتاب کے نئے
ويكشفون الاستار عن وجوه دقائقه	نئے پہلوؤں پر غور کرتے ہیں اور اس
ويرفعون الحجب عن خبئات حقائقه	کے پوشیدہ اسرار سے نقاب الٹتے ہیں
فهذا النوع من التفسير بالرائ	جو باتیں چھپی ہوئی ہیں انہیں باہر لاتے
حظ اولى العلم ونصيب العلماء	ہیں۔ اگر یہی تفسیر بالرائے ہے تو اہل علم
المستنبطين	کا حقیقت میں یہی حصہ ہے اور کتاب

الٰہی سے مسائل کا استخراج کرنے والے علماء کی یہی غذا ہے۔

راقم نے تمہیدی طور پر یہ چند باتیں اس لئے بیان کی ہیں کہ حضرت شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اسلوب کو سمجھنے میں آسانی ہو۔